الجامعة البنورية العالمية
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

Name	:> **Farrukh Khan**	Serial No	:> **7996**
Address	:> **Karachi, Pakistan**	Fatwa No	:>
Subject	:> **HARAM-HALAL**	Date	:> **3/24/2010**
Writer	:> شمس الرحمٰن	Email	:>

Assalam O Alykum...
Muhtaram Janab mera sawal GMI (Gold Mine International) k baray mein hai .. is Compaign k naam aap ney suna hoga .. plzzz rehnumai farmaye either its Halal or haram...
Ap Ki Duaon ka Talib

السلام علیکم .....
محترم جناب میرا سوال GMI (گولڈ مائن انٹرنیشنل) کے بارے میں ہے...
اس کمپنی کا نام آپ نے سُنا ہوگا۔ برائے کرم رہنمائی فرمائیں کیا یہ حلال ہے یا حرام؟
(سائل فاروق خان)

الجواب حامدًا ومصلیًا

GMI "گولڈ مائن انٹرنیشنل" کے طریقۂ کار پر غور کیا گیا، آجکل اس نوعیت کا کاروبار کرنے والی بہت سی ایسی کمپنیاں آئی ہیں جو کم قیمت کی چیز مہنگے دام میں فروخت کرتی ہیں اور ساتھ آگے ممبر بنا کر اس پر کمیشن دینے کی پیشکش کرتی ہیں، لوگ کمیشن کے لالچ میں آکر کم قیمت کی چیز مہنگے داموں میں خرید لیتے ہیں جو شرعًا قمار یعنی جوئے کی ہی ایک شکل ہے۔ چنانچہ "گولڈ مائن انٹرنیشنل" کمپنی کی مصنوعات اگر عام بازاری قیمت سے زیادہ پر فروخت کی جاتی ہیں تو یہ کاروبار بھی ناجائز ہے اور اس کے معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر کمپنی کی مصنوعات بازار میں ہیں تو اس چیز کو عام مارکیٹ میں فروخت کرے، لوگ جس قیمت پر خریدنے کیلئے تیار ہوں تو وہ اسکی بازاری قیمت ہے۔ اب اگر اس قیمت پر لوگ خریدنے کیلئے تیار نہیں ہیں تو یہ علامت ہے کہ اس کی قیمت بازاری قیمت سے زیادہ ہے اور زیادہ قیمت داؤ پر لگی ہے، کہ اگر یہ شخص ممبر بنانے میں کامیاب ہوگیا تو ٹھیک ہے اور اگر ممبر بنانے میں کامیاب نہ ہوسکا تو اس صورت میں اس کی زائد رقم ڈوب جائے گی۔

لیکن اگر کمپنی کی مصنوعات کی قیمتیں عام بازاری قیمت کے برابر ہوں یا بہت معمولی فرق ہو تو بھی اس کمپنی کے طریقہ کار میں درج ذیل خرابیاں پائی جاتی ہیں۔

(۱) یہ بات جو کہی جاتی ہے کہ کمپنی کا اصل مقصد کمپنی کی مصنوعات کو فروخت کرنا ہی ہوتا ہے، محض حیلہ ہے، جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کیونکہ اگر کوئی شخص بغیر ممبر بنے اس کمپنی کی مصنوعات کو خریدنا چاہے اور اس زنجیر میں شامل نہ ہو تو کمپنی اسکو یہ مصنوعات فروخت نہیں کرتی۔

(۲) کسی شخص کا کمپنی کے طریقہ کار میں کمیشن کا حقدار بننے کیلئے دونوں طرف ممبر بنانا شرط ہے، چنانچہ اگر کوئی شخص ایک طرف ممبر بنائے اور دوسری طرف نہ بنائے یا مطلوبہ تعداد سے کم بنائے

(جاری ہے)

تو اس کو اس کی محنت کا صلہ نہیں ملتا ہے۔ شرعی اعتبار سے یہ شرط لگانا جائز نہیں۔ کیونکہ اس میں ایک تو کسی شخص کی محنت بے کار جاتی ہے اور اس کا صلہ اس کو کچھ نہیں ملتا۔ دوسرا یہ کہ اس صورت میں اسکو ملنے والا کمیشن وجود وعدم کے درمیان معلق ہے گویا اس طرح معاملہ ہوا کہ اگر دونوں طرف ممبر بنائے تو اتنا کمیشن ملے گا اور اگر اس سے کم بنائے تو کچھ بھی کمیشن نہیں ملے گا، اور شرعاً یہ درست نہیں ہے۔ ہاں اگر یہ ہوتا کہ ایک طرف ممبر بنانے پر کم کمیشن ملے گا اور مطلوبہ تعداد کے مطابق بنانے پر مکمل کمیشن ملے گا تو اس کی شرعاً گنجائش ہے۔ لھذا اس موجودہ طریقہ کار میں جو خرابیاں ہیں ان کے ساتھ اس کاروبار میں شرکت کرنا جائز نہیں، اس سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں۔ جو لوگ اس طریقۂ کار کے مطابق اس کاروبار میں شامل ہیں ان کو چاہئیے کہ اس کاروبار کو چھوڑ دیں اور جو غلطی ہوئی اس پر توبہ واستغفار کریں اور اس کاروبار سے حاصل ہونے والی آمدنی کو استعمال کرنے سے اجتناب کریں۔

قال اللہ تعالیٰ: یا ایھا الذین امنوا انما الخمر والمیسر
والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطن فاجتنبوہ
لعلکم تفلحون ۝ (المائدۃ: ۹۰)۔

وفی الشامیۃ: القمار من القمر الذی یزداد تارۃ و
ینقص اخری، وسمی القمار قماراً لان کل واحد من
المقامرین ممن یجوز أن یذھب مالہ إلی صاحبہ ویجوز
أن یستفید مال صاحبہ وھو حرام بالنص۔ (ج ۶، ص ۴۰۳)۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

بندہ شمس الرحمٰن عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ عالمیہ
۱۱، جمادی الاولی سنہ ۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح
[signature]
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۱۶، جمادی الاولیٰ ۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح
عبد اللہ شوکت [illegible]
دار الافتاء جامعہ بنوریہ
۱۶، جمادی الاولیٰ ۱۴۳۱ھ

رئیس
دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ

رئیس
دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ

دار الافتاء
۷۹۹۶
۵/۱۰

۱۰/۵/۲۰۱۰